مغرب میں فہمِ قرآن کی روایت:ایک تعارفی مطالعہ

The History of the Western Understanding of the Qur'an: an Introductory Analysis

Tariq Aziz

Doctoral Candidate, Department of Arabic and Islamic Studies, University of Sargodha

Dr.Muhammad Shahbaz Manj

Assistant Professor, Department of Arabic and Islamic Studies, University of Sargodha

Dr.Saima Shahbaz Manj

P.hd Islamic Studies, University of Sargodha.

Abstract

The study of the Qur'an started very early in the history of the world with multiple objectives. For this purpose, many Orientalists and western researchers have tried to interpret and explain the Holy Qur'an with their background and understanding. This paper deals with the introduction of some major English translations and exegesis of the Holy Qur'an. It intends to trace the western mind through the different English works on Qur'an and their implications for the further study of the Qur'an. The current research written with a descriptive and analytical approach proves that the western scholars have failed to grasp the real meaning and message of the word of Allah .It also proves that biasness and subjectivity is dominant in their study of Qur'an.

Key Words: Quran, Translation, Orientalists, Exegesis.

پس منظر

انگریزی زبان میں قرآن حکیم کے تراجم و تفسیر کی روایت صرف ایک علمی سرگرمی کا نام نہیں بلکہ صدیوں پر محیط بین المذاہبی مکالمے اور منا ظرے ، تقابل ادیان ، ثقافتی تاریخ اور دور حاضر میں اسلام کی دعوت اور احیاء کی بھی مظہر ہے ۔ اس روایت کا آغاز ایک علمی کا رعظیم نہیں تھابلکہ اس کے پیچھے مذہبی ادب موجود تھا ۔[1]انگلستان اور پورے یورپ میں اس کا ابتدائی تعارف ایک حریف کے طور پر ہوا ۔ اسلام ہر لحاظ سے یورپ کے ارد گرد اور مختلف خطوں میں اپنی با لادستی قا ئم کر رہا تھااور اہل یورپ کو یہ خطرہ محسوس ہوا کہ اسلام کا اگلا ہدف عیسائیت ہوں گے لہٰذاانہوں نے اسلام کی ایسی مسخ تصویر پیش کرنے کا ارادہ کیا جس میں اہل یورپ کے لیے کوئی کشش نہ ہو اور یورپ کا کوئی با شندہ اسلام کی طرف راغب نہ ہو۔اس نکتے کی وضا حت انگریزی میں ترجمہ قرآن کی ابتداء اور مغرب میں اس کی تقریباًً چارسو سال قدیم روایت سے ہوتی ہے کیونکہ بیشتر غیر مسلم انگریزی مترجمین کا باضابطہ تعلق کلیسا سے ہے ۔[1] ان میں سے اکثر لوگ کلیسا کے عہدے دار تھے ۔[2]

آٹھویں صدی عیسوی میں مستشرقین نے اسلامی ادب کا مطالعہ شروع کیا ۔صلیبی جنگیں مغرب کے لیے مذاہب کی تاریخ میں اہم موڑ رکھتی ہیں۔ اس عرصہ میں بہت سارے مستشرقین نے اسلام کا مطالعہ کیا لیکن وہ اسلامی تعلیمات کو سمجھنے میں ناکام رہے کیونکہ ان کا مطالعہ اسلام جانب داری پر مبنی تھا۔ “World Bibliography of Translations of the Meanings of the Holy Qur’an,”کے مطابق مغرب میں غیرمسلم پہلی بار شاید سامراجی اور مناظرانہ وجوہات کی بنا پر قرآن مجید کے ترجمے اور طباعت میں دلچسپی رکھتے تھے اور انہوں نے اپنے تراجم کو عقل کی بنیاد پر اسلام کا مقابلہ کرنے کے لیے استعمال کیا اور قرآن حکیم کے ابتدائی تراجم میں قرآن کا انکار موجود ہے اوران تراجم کے ذیلی عنوانات قرآن حکیم

کے کلام الہی ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ قرآن کے یہ تراجم مغرب میں پرنٹنگ پریس کی ایجاد کے بہت بعد منظر عام پر آئے ۔[3]

قرآن مجید کے اولین یورپی مترجم رابٹ آف کیٹن(Robert of ketton) ہیں جو بمقام ریپلونا(Ramplona) کے کلیسا میںArchdeaconکے منصب پر فائزتھے۔رابرٹ کا یہ ترجمہ لاطینی زبان میں 1143ءمکمل ہوا ۔[4]طباعت رائج نہ ہونے کی وجہ سے اس کے قلمی نسخے زیر استعمال رہے جبکہ پہلی مرتبہ اس کی طباعت 1543ءمیں ہوئی۔ یہ ترجمہ اغلاط سے پر اور ناقص ہے ۔جا بجا قرانی آیات کے ترجمے ساقط ہیں ۔رابرٹ نے قرآن کی انتہائی غلط ترجمانی کی ہے اس کے باوجود یہ ترجمہ قرآن ایک عرصہ تک اہل مغرب کے لیے اسلام اور قرآن کے ماخذکے طور پر استعمال ہوتا رہا ۔[5]

قران مجید کا دوسرا اہم ترجمہ لاطینی زبان Father Ludovic Maracci کا ہے جو 1869ءمیں شائع ہوا ۔یہ کلیسا میں اہم منصب پر فائز ہونے کے علاوہ Pope Innocent X1کے دست راست بھی تھے۔ یہ دونوں لاطینی تراجم اس لحاظ سے اہم ہیں کہ ان کی اساس پر یورپی زبانوں میں بعد میں تراجم رفتہ رفتہ شائع ہوئے ۔اسی طرح جب فرانسیسی اقتذار دنیا میں وسیع ہونا شروع ہوا تو انگریز مستشرقین نے فرانسیسی زبان کو اپنے لیے معلومات کا ذریعہ سمجھنا شروع کیا ۔ ڈی ریير(Du Rye)کا ترجمہ قرآن فرانسیسی زبا ن میں1657ءمیں شائع ہوا ۔[6]جب یہ ترجمہ یورپ تک پہنچا تو اس کے مدد سے انگریزی زبان میں پہلا ترجمہ قرآن کیا گیا ۔[7]ڈی ریير کے اس ترجمہ میں کئی مواقع پر پو شید گیا ں ہیں اس نے نہ اس میں کوئی تعلیقات کا اضافہ کیا اور نہ ہی ان پو شید گیوں کو ختم کرنے کے لیے کو ئی تشریح کی ۔1649 ء میں ہا لینڈ میں اس کی دوبارہ طبا عت ہو ئی اور اس طباعت میں اس کو کا فی کامیابی حا صل ہو ئی کیو نکہ اس ترجمہ کو سا منے رکھ کر متعد د ترجمے کیے گئے ۔[8]

اس موضوع کو آگے بڑھانے کے لیےقرآن مجید کے انگریزی تراجم و تفاسیر کا مختصرجائزہ پیش کیا جاتا ہے ۔ الیگزنڈرراس(Alexander Ross، 1592-1654)نے The Alcoran of Mahomet کے نام سے قرآن حکیم کا پہلا مکمل انگریزی ترجمہ کیاجو کہ 1649میں شائع ہوا۔[9] یہ پوری ایک صدی تک واحد انگریزی ترجمہ تھا جو (Ander Du Ryer)کے فرانسیسی ترجمہ کی مدد سے کیا گیا تھا لیکن محقق مفافرحسین کی تحقیق کے مطابق اس ترجمہ کا ترجمہ نگار نا معلوم ہے ۔[10] اس کے تعارف ، ضمیمہ اور عبارات میں کئی اسلام مخالف بیانات موجود ہیں ۔راس کی یہ تصنیف مستشرقین کی اسلام مخالف تصانیف کی اس لحاظ سے مکمل نمائندہ ہے کہ اس

میں ان کے تمام معائب جلوہ گر ہیں ۔ وہ عربی زبان اور تفسیر و حدیث کے سرمائے سے نا واقف تھا لیکن اس نے متعدد اقوال کواختراع کرتے ہو ئے نبی (ﷺ)سے منسوب کر دیا ۔[11]

الیگزنڈرراس کنگ چارلس اول کا شاہیChaplain تھا اس نے مذاہب کا گہرا مطالعہ کیا ۔ تمام مترجمین نے راس کے ترجمے کے خلاف بہت سارے اعتراضات اٹھائے ہیں ۔ جار ج سیل لکھتے ہینکہ راس کا ترجمہ ڈی رییرکے ترجمہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے کیونکہ الیگزینڈر راس عربی زبان سے بالکل ناآشنا تھا اور فرانسیسی زبان پر بھی عبور نہیں رکھتا تھا۔ لہٰذاءر اس کی غلطیوں کے علاوہ مزید تازہ غلطیاں بھی اس کے ترجمہ میں موجود ہیں علاوہ ازیں اس کی زبان بھی انتہائی گھٹیا تھی ۔[12] اس نے اسلام کو کو ترک مذہب کے طور پر متعارف کروایا قدوائی کے مطابق ر اس کا کام اسلام کے بارے میں میں مستشرقین کی تمام تخلیقات کی خصوصیا ت اپنے اندر سموئے ہوئے ہے ۔ جو اسلام کو بطور ایک مخالف مذہب کے لیتے ہیں ۔ اس کی تحریر کے پیچھے مناظرانہ اور مشنری مقاصد موجود ہیں اور اسلامی نصوص کا ناکافی علم ہونے کی وجہ سے وہ قارئین کو گمراہ کرنے اور متعصبانہ رویہ پیدا کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔[13] انگریزی زبان میں قرآن حکیم ایک نیا ادب تھا الیگزینڈر اس نے بطور مترجم اس میں جعلی مواد متعارف کرایا جو مستند ذرائع سے حاصل نہیں کیا گیا یا اس نے بہت سی آیات کا غلط ترجمہ کیا اور اس ترجمہ میں بہت سے ایسے بیانات شامل کیے جو نہ تو قرآنی تھے اور نہ ہی آپ ﷺ کی روایات سے اخذ شدہ تھے۔ ڈا کٹر محمد سلطان شاہ لکھتے ہیں یہ ترجمہ خود میں غلط نہیں ہے لیکن اس میں بہت سی غلطیاں ہیں ۔مثال کے طور پر پر الر حمن اور الرحیم کا ترجمہ graciousاور merciful کیا گیا ہے ہے جس سے اب گریز کیا جاتا ہے ۔[14]

جارج سیل (1697-1736)کا ترجمہ قرآن (The Koran) غیر مسلموں میں کافی مقبول ہے جو1743ءمیں شائع ہوا۔[15] راس کے ترجمہ کے بعد ایک صدی تک قرآن حکیم کا ترجمہ نہیں کیا گیا انگریزی زبان میں یہ قرآن حکیم کا دوسرا ترجمہ سمجھا جاتا ہے ۔جار ج سیل کے لیے قرآن حکیم کا مطالعہ موجودہ تراجم کی مدد سے کرنا آسان ہوگیا اس کے لئے خوش قسمتی سےماراکی(Marracci) کےلاطینی ورژن کے ساتھ مو جود یہ ترجمہ تھا اس نےان کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد انہیں غیر منصانہ قرار دیا۔ قرآن کے پس پشت اس کے معاندانہ انداز فکر کا اندازہ اس کے دیباچے کی ان سطور سے واضح ہوتا ہے: "جو لوگ عیسا ئیت کے دشمن ہیں یا اس کی تعلیم سے با لکل لاعلم ہیں وہی افراد اسلام جیسے کھلے ہوئے جعل سے متا ثر ہو

سکتے ہیں ۔ لہذا یہ اشد ضروری ہے کہ اس جعل کا پردہ فاش کیا جائے ۔"[16]ڈاکٹر محمد موہر علی کے مطابق سیل نے ان تمام غلطیوں کا ارتکاب کیا جو مارا کی کے لاطینی ترجمہ اور حواشی میں موجود تھیں چونکہ اس کا ارادہ قرآنی تعلیمات کو رد کرنا تھا اس لیے اس نے قرآن کی غلط تعبیر کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑا ہے۔ جارج سیل کے ترجمہ نے مغرب میں اسلام کی نئی تعبیر پیش کی۔ یہ ترجمہ اگرچہ غلطیوں سے پر ہے لیکن اس سے قرآن حکیم کے تراجم پر مزید کاموں کے لیے لیے نیا دروازہ کھلا۔ اس ترجمے کا مقصد مشنریوں کا اسلام کے خلاف اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو منظم کرنا تھا اس نے اسلام کے خلاف الزامات عائد کیے اور پیغمبر اسلام کی توہین کی۔

لیکن راس کے بر خلاف سیل عربی زبان کے ماہر تھے لیکن اسلام کے خلاف بغض و عناد رکھتے ہوئے اس نے متعدد مقامات پر متن قرآن کا دانستہ غلط ترجمہ کیا ہے مثلا یا ایھا الناس کا ترجمہ اہل مکہ یا اہل عرب کیا ہے جس کا مقصد قرآن مجید کے آفاقی پیغام کو صرف خطہ عرب تک محدود کرنا ہے ۔ مختصر ا سیل کے ترجمے میں درج ذیل پا نچ معائب پائے جاتے ہیں: (1) صحیح ترجمے کے بجائے ذاتی آرا ء پر مبنی ترجمانی ، (2) دانستہ غلط ترجمانی ،(3) جا بجا قر آنی الفاظ اور ترا کیب کو حذف کرنا ، (4) اسلامی عقائد اور احکا م کو عیسا ئی اصطلا حات کے قالب میں پیش کرنا تا کہ یہ تاثر پختہ ہو کر اسلام عیسا ئیت سے ما خوذ اور بلکہ اس کی نا قابل التفا ت ، مسخ شدہ شکل ہے اور (5) ترجمے میں ایسے الفا ظ اور تصورات کی شمولیت جو اصل قرآنی متن میں سرے سے موجود ہی نہیں ۔[17] اپنے جامع تبصرے میں غلام سرور اور مہر علی نے اس کے گمراہ کن مندرجات کا تعاقب کیا ہے۔[18]اس ترجمے میں مترجم نے آیات کے لیے جوعلامت لکھی جاتی ہےاس کو حذف کردیا ہے یہ اس کے ترجمہ قرآن کا سب سے بڑا نقص ہے ۔[19]

جان میڈوزرا ڈویل(1808-1900ء)نے The Koran کے نام سے قرآن حکیم کا یہ ترجمہ 1861 ء میں کیا جو کہ لندن سے شائع ہوا ۔[20]اپنے ترجمہ قرآن میں انہوں نے یہ حکمت عملی وضع کی کہ مسلمانوں کو تبدیلئ مذہب اور عیسائیت پر آمادہ کرنے کی بجائے ان کے دل و دماغ کو قرآن مجید کے خلاف مسموم کیا جائے۔یہ ترجمہ تاریخی ترتیب کے ساتھ قرآن حکیم کا پہلا انگریزی ترجمہ تھا مترجم نے باقی مستشرقین کو قرا ن مجید کے مطالعے کی طرف ایک نئی جہت عطا کی۔[21]اسکالرموفاخر حسین لکھتے ہیں کہ راڈویل نے سیل کے ترجمہ کو تنقیدی نگاہ سے لیا کیونکہ اس نے مراسی کی بہت قریب سے پیروی کی تھی مزیدبرآں راڈویل نے قرآنی عبارت میں اس سےParasitic تبصروں پر بھی تنقید کی اس لیے اس نے خود اصلی عربی عبارت کے

انداز کی پیروی کی۔[22] ایک اور مستشرق مارگولیتھ کے مطابق ر ا ڈویل کا ترجمہ ابھی تک لکھے گئے تراجم میں سے سب سے عمدہ ہے۔حاجی محمد خلیفہ اس کےمفروضہ قرآن کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ راڈویل قرانی آیات کے اپنے ایجاد کردہ تاریخی تسلسل کی وضاحت کرنے کے لیے ایک نظریہ قائم کرنے میں کافی جوش و خروش دکھاتا ہے اس کے مطابق ابتدائی وحی کی آیات چونکہ مختصر ہیں اس لیے اس نے کئی سورتوں کو دوبارہ ترتیب دینے کی کوشش کی ۔[23]راڈویل نے تھیوڈرنولڈیکےاور گوستاول کے اسالیب پر عمل کیا اس نے حضور اکرم ﷺ کو مذہبی کتاب کا ماہر مصنف قرار دیا ۔ اس نے اسلام کو یہودی اور عیسائی مذہب سے ماخوذ قرار دیا ۔ مترجم قرآن غلام سرور کے بقول راڈویل پہلی سورت سے مستقل طور پر یہ لکھتا ہے کہ کون سی آیات کس سورہ کی ابتدائی یا بعد کے زمانے کی ہیں ۔ اس بیان نے اس کی زمانی ترتیب کومبہم بنا دیا ہےمزیدبرآں اہل علم کے ہاں ایسی زمانی ترتیب پر کوئی رائے موجود نہ ہے۔[24] ڈاکٹر سلطان شاہ کےبقول اپنی تاریخی ترتیب اور نوٹ کے علاوہ راڈویل کا ترجمہ سیل کے ترجمے سے بہتر ہے لیکن فٹ نوٹ، دیباچہ اور سورتوں کی زمانی ترتیب کے مواد نے جو کہ پہلی دفعہ کسی ترجمہ قرآن میں شامل کیا گیا اس کے ترجمہ قرآن کی اچھی خصوصیات کو ماند کر دیا ہے۔[25]

وہ سورتوں کی توفیقی ترتیب کے بجائے نزولی پر یقین رکھتے ہیں اس کے ترجمے میں غلط ترجمہ اور تشریح کی گئی ہے۔[26]اگر چہ وہ عربی زبان سے بخوبی واقف تھےلیکن ا ن کےفتنہ خیز ذہن صیغہ خطاب "عبد" کی یہ تشریح کی ہے کہ چونکہ مکہ اور حجاز کے چند غلام ہی قرآن پر ایمان لائے تھے لہذا قرآن مجید نے انہیں ہی صرف مخاطب کیا ہے ۔[27]

کیمرج یو نیورسٹی کے شعبہ عربی کے استاد ایڈورڈ ہنری پالمر(1840-1882ء)نے The Qur'an کے نام سے قرآن مجید کا 1880ء میں ترجمہ کیا۔اس ترجمہ کو آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کیا ۔[28]مترجم کی شدید تنقید کا نشانہ قرآن مجید میں مستعمل عربی زبان ہے جو کہ اس کے بقول ادبی محاسن سلاست اور مصاحت سے عاری ہے ۔ای ایچ پامر ان مشہور مستشرقین میں سے ایک ہیں جو مختلف شعبوں میں اپنے ترجمہ شدہ کاموں کی وجہ سے جانے جاتے ہیں اس نے قرآن حکیم کا ترجمہ دو جلدوں میں کیا ہے اس کے ترجمہ قرآن کو مغرب میں کافی مقبولیت ملی کیونکہ راڈویل کے ترجمہ قرآن کی تاریخی ترتیب کو مغرب نے رد کر دیا۔ پروفیسر نکلسن لکھتے ہیں کہ اپنےترجمہ قرآن کیczech میں اشاعت کرتے وقت میں نے قرآن مجید کی دوسری زبانوں میں متعدد ترجموں کی جانچ پڑتال کی اور اس دوران مجھے ای ایچ پالمر کے ترجمہ قرآن میں متعدد سنگین غلطیوں کا پتہ چلا اور حیرانگی ہوئی کہ ان غلطیوں کی طرف توجہ دوسرے لوگوں نے بھی کی ہو گی لیکن انہیں دو اشاعتوں میں درست نہیں کیا گیا ۔اگرچہ مجھےاسکا تعارف لکھنے کو کہا گیا لیکن اس میں متن کی غلطیوں کو دور کرنے کی درخواست نہیں کی گئی ۔[29] پالمر بھی بہت سارے دیگر

مستشرقین کی طرح عربی گرائمر کے اصولوں سے آشنا نہ تھا اس لئے اس کے ترجمہ قرآن کو مقبولیت نہ ملی ۔ پالمر نے عربی زبان کو مجموعی طور پر حرف تنقید بنایا تا کہ قرآن کی عربی کو غیر شائستہ ثابت کر سکےلیکن اپنے ترجمہ قرآن کی زبان کو غیر شائستہ اور غیر موزوں بنا دیا ۔[30]پالمر کا ترجمہ قرآن سابقہ تراجم قرآن میں اچھا اضافہ نہ تھا اس نے تشریحی نوٹس میں من گھڑت نظریات لکھےڈاکٹر محمد سلطان شاہ لکھتے ہیں کہ اگرچہ پالمر اتنا متعصب نہیں تھا جتناسیل لیکن اس کا ترجمہ بھی اغلاط سے پاک نہیں ہے وہ ساری زندگی مشکلات میں گھرا رہا اس کام کو کرنے کے لیے اسے ایک مختصر وقت کی اجازت دی گئی وہ یہ موقع نہیں کھونا چاہتا تھا اس لیے اس نے یہ کام جلدی میں کیا اس کے المناک قتل نے اسے اس ترجمہ پر نظر ثانی کرنے کا موقع نہیں دیا اس نے یہ ترجمہ مارچ1880 میں مکمل کیا اور اگست 1882 ءمیں اس کی وفات ہو گئی۔اگر وہ اپنے ترجمے پر نظرثانی کرتا تو الفاظ کے معنی اس کے حصوں اور آیات کی اغلاط کو درست کر لیتا ۔[31]ترجمہ قرآن میں ضمائر کے تعین میں اس سے سنگین غلطیاں سرزد ہوئی ہیں جبکہ بعض آیات کا ترجمہ ان سے ساقط ہو گیا ہے [32]۔ ایک معروف مغربی مستشرق نے اس کےترجمہ قرآن میں ستر سے زائد سنگین غلطیوں کی نشاندہی کی ہے جو متن قرآن کو مسخ کرنے کے مترادف ہیں اس ترجمہ قرآن کی مغرب میں بھی پذیرائی نہیں ہوئی۔ [33]

رچرڈ بیل(1876-1952ء)نے The Qur'an کے نام سےقرآن مجید کا یہ ترجمہ 1937ء میں کیا ۔[34] وہ ایڈ نبرا یونیورسٹی(اسکاٹ لینڈ) میں عربی کے استاد تھے ۔ اسلام پر اپنی اولین تصنیف 'The Origin of Islam in its Christian Environment'میں اس نے موقف اختیار کیا ہے کہ عیسائیت اصلی و حقیقی اور اسلام نقلی وجعلی مذہب ہے ۔ اس کی دوسری کتاب "Introduction To The Qur'an" میں اسلام اور قرآن کے خلاف ا س کا عناد نمایاں ہے اس کے بقول حضور اکرم ﷺ اپنے بنیاد ی عقائد تک میں مستقل تبدیلی کرتے رہے اور ان کے تمام تصورات یہودی اور عیسا ئیت مآ خذ سے مستعار ہیں ۔ ان کے بقول حالات کے زیر اثر حضور اکرمﷺ قرآن مجید کا پیغام تبدیل کرتے رہے ۔ مکی اور مدنی سورتوں کے مابین فرق کو بیل نے اسی حکمت عملی پر بیان کیا ہے ۔ اپنے ترجمہ قرآن میں انہوں نے تقریباََ ہر قرآنی آیت کی تاریخ نزول اپنے محدود اور ناقص علم کی بنیاد پر متعین کرنے کی کوشش کی ہے اس کی رائے میں توقیفی ترتیب با لکل غلط اور تحریفات سے پر ہے ۔[35] رچرڈ بیل کے ہم عصر مشہور مشترق الفریڈ گیوم نے ان الفاظ میں اس کی مذمت کی ہے:

> "مجھے اس اعتراف میں کوئی باک نہیں کہ رچرڈ بیل نے متن قرآن کو اس بری طرح مجروح کیا ہے کہ میں ان کا ترجمہ استعما ل نہیں کر سکتا ۔ محض اپنی ذاتی رائے کی بنیاد پر اور انتہائی

موضوعی انداز میں آیا ت کی قطع و برید کرنا بعض آیا ت کے نصف کو سا قط کر دینا اور قر آنی فقروں کو متن سے **خارج کر** دینا ، متن کی تحلیل اور تنقید کے زمر ے میں نہیں آتے ۔ قارئین اس تاثر میں قطعا ً حق بجا نب ہو ں گے کہ اس شخص کے ہا ں اعتدال اور تو ازن ہی مفقود ہیں ۔"[36]

ڈاکٹر رچرڈبیل نے پہلے سے فرض کر لیا کہ نبی اکرم ﷺکے اصلی بیانات پہلے مختصر تھے لیکن ان حصوں کو ملانے کے بعد موجودہ قرآنی سورتوں میں بے ربطی واقع ہوئی ہے اوریہ غلط ترتیب موجودہ بے ربطی کی اہم وجہ ہے۔[37] وہ ان مستشرقین میں سے تھے جنہوں نے قرآنی عبارت کے معنوں کو تبدیل کیا اور قرآنی عبارت کی ترتیب تبدیل کی۔ اپنے ترجمہ قرآن میں کئی مواقع پر اس نے بہت ساری آیات کی غلط ترجمانی کی ہے بہت سے مستشرقین نے اس کے ترجمے پر اعتراض کیا ہے کیونکہ اس نے آیات کو الگ الگ کر کے انہیں صرف موضوعی مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے۔"[38]ساٹھ سالوں میں اس کے تقریباسات ایڈیشن مختلف ممالک میں شائع ہوئے سابقہ مستشرقین کی طرح مصنف نے کسی نئی چیز کا اضافہ نہیں کیا ہے رچرڈ بیل کا نقطہ نظر یہ تھا کہ محمد(ﷺ) قرآن کے مصنف ہیں اور انہوں نے قرآن یہودیت عیسائیت اور دیگر مذاہب کے لٹریچر سے اخذ کیا ہے ۔[39]رچرڈ بیل نے ایک منفرد عنوان اور اسلوب کے ساتھ قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہے اس نے نبی اکرم ﷺکو مذہبی کتاب کے مصنف کی حیثیت سے پیش کیا ہے ۔

آرتھر جان آربری(1905-1969) کا یہ ترجمہ قرآن 1955ءمیں لندن سےشائع ہوا جس کا عنوانThe Koran Interpreted **ہے۔**[40]وہ ان مترجمین میں سے تھے جنہیں بے حد مقبولیت حاصل ہوئی آربری نے نوے سے زیادہ کتابیں اور مضامین لکھے ۔قرآن پاک کے ترجمہ میں اس نے تشریحی نوٹ نہیں دئیے۔[41] اس نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ قرآن پاک کے تمام سابقہ ورژن ، خود اصل متن کی طرح مسلسل نثر کے طور پر شائع کئے جانے کے بعد اس کے مرکب کی نمایاں نوعیت کافی حد تک اصلیت سے محروم ہوگئی ہے اور راس، راڈو یل ،بیل اور سیل کےغلط تراجم کا ذکر کیا ہے یہاں تک اس کے علاوہ اس نے ان تراجم کے ساتھ ساتھ چند مسلم مترجمین کے کام پر بھی تنقید کی ہے ۔ آربری نے دوسرے غیر مسلم ترجمہ نگاروں کو تنقید کا نشانہ بنا یا ہوا ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کی اصل عبارت سے انصاف نہیں کیا ہےآ بری چونکہ کلیسا سے متعلق نہ تھے اس لیے ان کا طرز فکر مناظر ے یا مجاولے کا نہیں بلکہ دیباچے میں قرآن مجید کے اعجا ز اور ا ثر آفرینی کا اعتراف کرتا ہے ۔ آربری کے

اس ترجمے میں حواشی موجود نہ ہے ۔ ان کے اس ترجمے میں زبان و بیان کی بعض فحش غلطیاں بھی موجود ہیں کئی مقامات پر آیت کے اجزا کا ترجمہ ساقط ہو گیا ہے ۔[42] انہوں نے اپنے اس ترجمے میں قدیم بلکہ متروک انگریزی زبان استعما ل کی ہے مزید برآں انہوں نے اپنے اس ترجمے میں متعد د قرآنی الفاظ اور تراکیب کو نظر انداز کر دیا ہے ایک درجن زائد آیا ت کا ترجمہ گمراہ کن حد تک غلط ہے بعض مقا ما ت پر انہوں نے قرآ نی تراکیب کا با لکل لغوی ترجمہ کیا ہے ۔ جیسے " النبی الامی " کا ترجمہ بطور 'Prophet of common folk' کیا ہے جو کہ مناسب نہ ہے ۔ [43]محقق داؤد محمد کے بقول :

> " آربری کے ترجمہ کو حوالہ جاتی مقاصد کےلیے استعمال کرنا مشکل ہے۔کیونکہ انہوں نے متعدد آیات کو ایک یا ذیادہ پیراگراف میں اکٹھا کر دیا ہے اور اس میں ہر ایک سورت کے نمبر کو الگ نہیں لکھا ہے مجموعی طور پر اس کی ترجمانی قرآن اطمینان بخش نہ ہے لیکن وہ خود اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ قرآن حکیم کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنا مشکل کام ہے "۔[44]

بہت سے مسلمان مترجمین نے آربری کی کاوشوں کی تعریف کی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ترجمہ کسی بھی غیر مسلم کے کیے جانے والے تراجم میں سے ایک بہترین ترجمہ ہے اور آربری کا ترجمہ انگریزی زبان میں کامیاب ترین ترجمہ ہے آر بری نے ٹرانسلٹریشن کی سادہ سی شکل استعمال کی ہے ۔[45]اے آر قدوائی کے مطابق مسلم مترجمین کی طرف سے کیے گئے قرآن حکیم کے تراجم میں سے آربری کا ترجمہ اس کے اسلوب اور معیار کے لحاظ سے سب سے بلند ہے۔[46] اس نے قرآن کا ترجمہ قابل فہم انگریزی زبان میں کیا اور عبارت کو روایت سے الگ کیا یہ ترجمہ تعصب سے پاک ہے۔[47]لیکن مجموعی طور پر اس کی ترجمانی قرآن اطمینان بخش نہ ہے ۔[48]

نسیم جوزف داؤد(Naseem Joseph Dawood،پیدایش1927ء)ایک یہودی اسکالر تھا۔اس نے 1956ءمیںThe Koran کے نام سے قرآن مجید کا ترجمہ کیا ۔[49] یہ ترجمہ پینگوئن سے شائع ہونے کے بعد اسی سال امریکہ، برطانیہ اور کینیڈا سے بھی شائع ہوا ۔اس ترجمہ قرآن میں اس کا اسلام ، سیرت طیبہ اور ابتدائی تاریخ اسلام سے متعلق مبسوط مقدمہ شامل ہے جس میں اس کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید بائبل سے مستعار اور ماخوذ ہے اس ترجمہ میں اس کی تنقید کا اصل محور سیرت طیبہ ہے ۔ ترجمہ قرآ ن میں جا بجا تکرار ہے کہ آنحضور(ﷺ) کے دور میں یہودیوں پر بڑا ظلم و ستم ڈھایا

گیا ۔[50] اس نے اپنے اس ترجمہ قرآن میں سورتوں کی زمانی ترتیب کو مد نظر رکھا ہے ۔جو زف داؤد کا یہ ترجمہ بھی اغلاط سے پر ہے بعض اوقات وہ قر آنی اصطلاحات اور ترا کیب کی صحیح تر جمانی کرنے سے بھی قا صر رہا ہے ۔ اور متن کے ترجمے میں اس نے ایسے وضا حتی حوا شی شامل کیے ہیں جو قرآن فہمی کی راہ ہموار کرنے کی بجا ئے قا ر ئین کو قر آ ن مجید کے پیغام سے متنفر کرتے ہیں ۔ [51] یہ ایک مثالی مستشرق کا کام ہے اور ترجمہ قارئین کو گمراہ کرنے اور ان کے اندر تعصب پیدا کرنے کے لئے لکھا گیا ہے ۔ اس میں اسلام پر تنقید کی گئی ہے اور نبی اکرمﷺ کو غصب ، ناانصافی اور خونریزی کے ساتھ بلالحاظ وا بستہ کیا گیا ہے۔ حقیقت میں یہ بہترین ترجمہ نہ ہے کیونکہ اس کے وضاحتی نوٹ اسلام کے پیغام کو غلط انداز میں پیش کرتے ہیں اس ترجمہ میں قرآن حکیم کی سورتوں کوزمانی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے ۔[52]ترجمہ میں بہت ساری آیات کا ترجمہ نہیں ہوا اس نے بہت سارے مستشرقین کے کام کو دوبارہ پیش کیا ہے اور صرف 29 سال کی عمر میں اس نے اسلام اور قرآن کریم کے خلاف منظم تعصب کا مظاہرہ کیا۔ محمد خلیفہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ چند مستشرقین اس خیال سے جنون میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ سورتوں کو زمانی لحاظ سے ایک دوسری کی پیروی کرنی چاہیے ۔حقیقت یہ ہے کہ اگر ان کا یہ نظریہ قابل عمل ہوتا بھی تو بہت ساری سورتوں پر اس کا اطلاق کرنا ممکن نہ ہے پہلے ایڈیشن کے بعد داؤد کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اس لیے 1990 ءکے نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں اس نے سورتوں کی ترتیب کو تبدیل کیا ۔[53]داؤدکی عربی زبان اور اسلوب سے عدم آگاہی نے اس کے کام کو غیرتسلی بخش بنایا ہے ۔

تھامس کلیری نے 2004 ءمیں The Quran: A New Translation کے عنوان سےقرآن کریم کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا ۔[54]یہ ترجمہ جدید اور آسان انگریزی زبان کی وجہ سے جانا جاتا ہے لیکن اس میں نہ تو تشریح نوٹ ہیں اور نہ ہی تعارف ہے مترجم نے سورتوں کے عربی ناموں کا تذکرہ نہیں کیا ہے اور نہ ہی سورتوں کے ایک سے زیادہ عنوانات کا ذکر کیا ہے مترجم نے متن کا ترجمہ بغیر کسی ماخذ اور تاریخی پس منظر کے ذکر کیا ہے اس ترجمہ میں بہت ساری خامیاں ہیں جس کی وجہ سے اس ترجمہ کو دنیا میں کہیں بھی شہرت نہیں ملی ہے۔[55]

آربری کے ترجمے کے بعد کسی مستشرق کی طرف سے سے ایک طویل عرصے تک قرآن کریم کا کوئی مشہور انگریزی ترجمہ نہیں ہواتھا ۔[56] ایلن جونز نے 2007 ءمیں قرآن کریم کا انگریزی زبان میں ترجمہThe Qur'an کے نام سے پیش کیا ۔[57]اس کتاب کے مصنف گزشتہ چا لیس سا ل سے زائد آکسفورڈ یونیورسٹی میں شعبہ عربی کے استاد ہیں اور مغرب میں ان کا شہرہ بطور ماہر اسلامیات ہے ایلن

جونز(Alan Jones) اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ قرآن مجید محض با ئبل سے سر قہ ہے اور اس کا متن ایسا ہے کہ اسے پڑ ھنا ، سمجھنا اور سمجھانا گویا نا ممکن ہے ۔ ان کے نزدیک قر آ ن ربط و نظم اور تر تیب سے بالکل عا ری ہے ۔ [58] ایلن جونز کا یہ کام مستشرقین کے سابقہ کاموں سے مطابقت رکھتا ہے انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کی پیروی کرتے ہوئے قرآن کریم کی ترجمانی کی ۔وہ قرآنی متن کے بارے میں الجھن کا شکار رہے جو اس کے مندرجہ ذیل بیان سے ظاہر ہوتا ہے :"یہ معلوم نہیں ہے کہ محمد (ﷺ)کی وفات کے بعد کاتبین وحی کے لکھے ہوئے مواد کے ساتھ کیا ہوا بہت ساری سورتیں ایسی ہیں جن کی تاریخ انتہائی مشکوک ہے۔"[59]اس ترجمے کا گرمجوشی سے خیر مقدم نہیں کیا بلکہ ایلن جونز نے قرآن کریم کے انگریزی ترجمے کے شعبے میں مستشرقین کی واپسی کی نشاندہی کی تھی جونز نے اپنے کام کے دوران قرآن کریم کی واحد خصوصیت جاگر کی ہے کہ یہ واضح طور پر مناظرانہ ہے پورے ترجمہ کے دوران ایلن جونز نے یہ تاثر دیا ہے کہ قرآن کریم بائبل کا ایک دوبارہ پیش کردہ کام ہے ۔[60]اس نے کبھی بھی قرآن کی ترتیب اور اس ترتیب کے پیچھے وجوہات کو نہیں سمجھا اس کے مطابق قرآن ایک ایسی دستاویز تھی جو سراسر غیر مسلموں کے خلاف تھی اس نے جہاد کے متعلق آیات پر روشنی ڈالی اور اسلام کو جنگ پسند مذہب کے طور پر پیش کیا ۔[61]

ایلن جونز کے نز دیک ہرقر آنی سور ت مجا دلے اور منا ظر ےپر مشتمل ہے ۔ مو صوف نے بلا مبا لغہ سینکڑ وں مقامات پر قرآن مجید کو منا ظر اتی تصنیف قرا ر دیا ہے ۔ قر آن مجید کے بار ے میں اس کی را ئے یہ ہے کہ اس میں وہ قصے ہیں جو آپ (ﷺ) کو با ئبل اور دیگر حوا لوں سے سنائے گئے تھے اس موا د پر آپ (ﷺ)نےغور و خو ض کیا اور بعدمیں اسی بنیاد پر اپنا کلام بنا یا ۔ جو نز نے مصحف کی صحت کو مشکوک قرا ر دیا ہے اس نے قر آن مجید کی جمع اور تد و ین کی تا ریخ سے بھی با لکل اتفا ق نہیں ہے ۔ وہ قرآنی سورتوں کی تاریخ اور نزولی اور ان کی تو قیفی تر تیب کے بھی قا ئل نہیں ترجمہ قر آ ن کے د یبا چے میں انہوں نے لکھا ہے کہ کوئی نہیں جا نتا کہ آپ کی وفا ت کے بعد کا تبوں کے تحر یر کردہ مصحف کا کیا حشر ہوا ۔[62] غر ضیکہ اپنے مندر جا ت کے لحا ظ سے جو نز کی یہ تصنیف اسلام ، قر آن مجید اور سیر ت طیبہ کی تنقیص سے پر ہے ۔ قر آن مجید کی غلط اور گمراہ کن ترجما نی اس پر مستزا د ہے ۔

مسلم اہل قلم میں سے پہلے قا بل ذکر معیا ری انگریزی ترجمے The Meaning of the Glorious Qur’an کا اعزاز نو مسلم محمد مار ما ڈیوک پکتھال(Muhammad Marmaduke Pickthall، 1875-1936ء)کو حاصل ہے ۔[63]ابتدائی تعلیم حا صل کرنے کے بعد وہ فلسطین سیا حت کے لیے گئے اور وہاں اسلامی زندگی کا قریب سے مشاہدہ کیا ۔[64]1917 ءمیں وہ مشرف بہ اسلام ہوئے 1925ء

میں ان کی گراں قدر علمی خدمات کے پیش نظر حیدر آباد دکن نے انہیں اپنا مشیر تعلیمی مقر ر کیا ۔[65]اور 1928ء میں نظام نے ان کو دو سال کی با تنخواہ خصوصی رخصت عنا ئت کی تا کہ وہ یکسوئی سے ا نگر یزی ترجمے کی خدمت انجام دیں ۔ 1930 ء انہوں نے ٹکسالی انگر یزی میں قر آن کا ترجمہ کیا۔ اس ترجمے میں انہوں نے اپنے دور کی وہ معیا ری انگر یز ی اختیار کی جو اس دور کے با ئبل کے انگر یزی تراجم میں مستعمل تھی ۔[66]

محمد مارما ڈیوک پکتھال کا یہ ترجمہ ان تراجم میں شامل ہے جن کے مترجمین نے پوری دنیا میں شہرت حاصل کی اور یہ تراجم تقریبا پوری دنیا میں شائع ہوئے ، پیٹر کلارک لکھتے ہیں کہ پکھتال نہ صرف قرآن کے معنی کا مترجم کا بلکہ ایک عظیم کارکن بھی تھا ۔وہ عمل کے ذریعے نجات پر یقین رکھتا تھا ۔اس کا اسلام بین الاقوامی اور جامع تھا ۔[67]یہ ترجمہ ضروری وضاحتی نوٹس کے بغیر تھا۔ مختلف مواقع پہ انہوں نے کئی آیات کی غلط تو جیح بھی کی ہے ۔[68] اگرچہ یہ ترجمہ انگریزی تراجم میں بہت ذیادہ استعمال ہو تا ہے لیکن اس میں وضاحتی نوٹس شازو نادر ہی ہیں ۔اور یہ آیات کے شانِ نزول کی وضاحت بہت کم کرتا ہے ۔ جس وجہ سے یہ ابتدائی قارئین کے لیے مفید نہ ہے ۔[69]تاہم اس میں سرقہ کا پہلو بہت کم ہے جبکہ ایک ریویو نےاس نے 147اور دوسرے میں 148 اغلاط کی نشاندہی کی ہے ۔[70]محمد ما ر ما ڈیوک پکھال کا یہ ترجمہ متن قرآن کے ساتھ بڑی حد تک مطا بقت رکھتا ہے اور اس کا مختصر حواشی اہل السنت وا لجماعت کی آراء سے ہم آہنگ ہے لیکن یہ اصل میں محض ترجمہ ہے اور اس کا تفسیر ی و تشریحی پہلو برائے نام ہے ۔ مصنف کے حواشی کی غیر مو جو دگی میں ان کے نقطہ نظر کے متعلق قطعی طور پر کچھ نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ [71]وہ پہلے مسلمان تھے جن کی مادری زبان انگریزی تھی۔[72]

نومسلم محمد اسد(1900-1992ء) کا ترجمہ قرآن The Message of the Qur'an کے نام سے1980ءمیں شائع ہوا ۔[73] محمد اسد اسلامیات کے میدان میں اپنی دفیع تصانیف کے حوالے سے مشہور ہیں ۔ 1926ء میں وہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے ۔ان کے انگریزی ترجمہ قرآن کا پہلا جزو (سورہ التوبہ تک) رابطہ عالم اسلامی ، مکہ مکرم کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ البتہ اس کے تفسیری حواشی میں معتزلہِ فکر کے نمایاں اثر کیوجہ سے اہل جمہور نے ان کے مکمل ترجمہ سے اعراض اور اجتناب کیا ۔ محمد اسنے اسلام قبول کرنے کے بعد 1980ءمیں قرآن حکیم کا ترجمہ انگریزی میں کیا۔ یہ انگریزی زبان کا پہلاترجمہ تھا جس میں بہت اچھے وضاحتی نوٹ بھی تھے ۔اس نے احادیث ،سیرت اور تاریخی حوالوں سے قرآنی فلسفے کی وضاحت

پیش کی ہے ۔اس نے کئی آیا ت کی سائنسی توجیح و تشریح کی ہے ۔[74] انہو ں نے ہر سورت کا مختصر تعارف،سورتوں کے عنوان، زمانہ نزول اور موضوعات کی وضاحت پیش کی ہے ۔اس طرح کچھ سورتوں کی متبادل نام بھی لکھے ہیں۔[75]اس ترجمہ و تشریح کے تقریباََ پانچ ایڈیشن شائع ہوئے ۔انہوں نے اسلامی معجزات کی غلط توجیح کی ہے۔اور اس سلسلہ میں تما م معجزات اور اس سے متعلقہ احادیث کا انکار کیا ہے ۔رشید احمد جالندھری لکھتے ہیں کہ عیسیٰ کا بیماروں کو درست کرنے اور دیگر معجزات جن کی قرآ ن نے تصدیق کی ہے ۔انہیں محمد اسد نے اپنے ترجمہ قرآن میں بطور تمثیلات پیش کیا ہے ۔[76]ایم ۔ایچ۔ شاکر نے محمد علی کے غیر شائع شدہ ترجمہ کو ایڈٹ کیا ۔قرآن حکیم کے اس تشریح حواشی میں اس نے شیعہ نظریات کی تائید کی۔اور کئی آیات کی غلط وضاحت پیش کی۔[77] اس نے لفظ عرش کو ''Power''اورDominionکے معنوں میں استعمال کیاہے ۔[78]اے۔آر۔قدوائی لکھتے ہیں کہ انہوں نے قرآنی عبارات یا ان کے شانِ نزول کے قطع نظرآیات قرآنی کی شیعہ نظریات کے مطابق توجیح کی ہے۔[79]اہل سنت و الجماعت کے عقائد سے اسد کے اختلافات اور انحراف کی فہرست خاصی طویل ہے۔[80] مختصر اََ وہ ابراہیم کے دخول نار، عیسٰیؑ کے عہد طفلی میں کلام ،جن کے وجود اور دیگر معجزات اور امور غائب کے قائل نہیں ۔[81] اگرچہ اسد کی مادری زبان انگریزی تھی اور وہ عالمِ اسلام کے کوائف سے بھی واقف تھے لیکن اس کے باوجود ان کی یہ تصنیف قرآن فہمی کے باب میں ایک گراں قدر اضافہ ثابت نہیں ہوئی ۔[82]

خلاصہ

مستشر قین کے قر آن حکیم کے تراجم و حواشی کا تحقیقی و تنقیدی جا ئزہ لینے کے بعد جو با ت سا منے آئی ہے وہ یہ ہے کہ تا ریخ کے مختلف ادوار میں جتنے بھی ترا جم و حواشی کیے گئے ان کا مقصد صرف ایک ہی تھا وہ یہ کہ اسلام کی بنیاد کو کمزور کیا جا ئے اور یہ کو شش موجودہ دور میں بھی جاری ہے حا لا نکہ ہر مستشرق نے یہ ظاہر کیا کہ اس نے غیر جا نبدار ہو کر قرآن مجید کا ترجمہ و وضاحت کی ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر نئے آ نے والے ترجمہ و حوا شی میں بعض و عنا د کا عنصر بڑھتا جا رہا ہے ۔ ایک اہم بات جو تما م تراجم میں یکساں پائی جا تی ہے وہ یہ کہ سب نے اپنے سابق مترجم کی نقل کی ہے ۔ عربی لغت پر عبور نہ ہونے کی وجہ سے قرآنی محاورات کا درست ترجمہ نہ کر پائے اور بہت سے مقامات پر انجانے میں ان سے بہت سی غلطیاں بھی ہوئیں بہت سے مستشرقین نے قرآن مجید کو ترتیب نزولی کے اعتبار سے تحریر کرنا چاہے مگر وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں

ہوئے ہیں کیونکہ قرآن مجید ایک محفوظ کتاب ہے اور اس کا ذمہ اللہ تعالی نے اپنے ذمہ لیا ہے لہٰذا مستشرقین کبھی بھی اپنے مذموم ارادوں میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔

[1] اویس انور اور ڈاکٹر محمد اسحاق، "یورپ میں قرآن کریم کی طباعت اور تراجم کے مختلف ادوار ،"راحۃ القوب 3، شمارہ-1 (2019): 170۔

[2] عبد الرحیم قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن،مرتبہ پ‍پروفیسر اختر الواسع (لاہور :ملک اینڈ کمپنی، س-ن)،12۔

3Ismet Binark and Halit Eren, World Bibliography of Translations of the Meanings of the Holy Qur'an (Istanbul: IRCICA, 1986), xxxiv.

4 انور اور اسحاق، یورپ میں قرآن،170۔

5 قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن، 12۔

Muhammad Mohar Ali, The Qur'an and the Orientalists (UK: Jamiyat Ihyaa Minhaj a 6 Sunnah, 2004), 327.

7Mofakhhar Hussain Khan ,English translations of Holly Qur'an: A of Bio Bibliographic Study (Singapore: Toppan Company, 1997),30.

8 انور اور اسحاق، یورپ میں قرآن،173۔

9 Alexander Ross, The Alcoran of Mahomet (London, 1649).

10 Khan, English Translation, 31.

11 قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم، 14۔

12 Sale, The Koran,vii.

13 A. R. Kidwai, Translating, the Untranslatable, A Critical Guide to 60 English Translations of the Qur'ān (New Delhi: Sarup Book Publisher, 2011), 239.

14 Dr. Muhammad Sultan Shah, The Earliest Translations of the Holy Qur'ān: Latin, French, English, The Islamic Quarterly, and 57,no.1 (2013):64.

15George Sale, The Koran (London: Fredrick Warne, 1734), iv.

16 Sale, The Koran, iv.

17قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم ،15۔

18Mohar Ali, The Qur'an and the Orientalists,332; Ghulam Sarwar, A Review of the Previous Translations of the Holy Qur'an,In his Translation of the Holy Qur'an (Karachi: Pakistan National Book Foundation,1973),VII-XXII.

19غلام علی خان اور راحیلہ بٹ،"چند نامور مستشرقین کے تراجم قرآن کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ"جہات الاسلام 5،شمارہ-2(2012):18۔

20 Jan Medows Rodwell, The Koran (London: Bantam Classics, 2004).

21 Aroosha Mushtaq,"A Critical Study," of Abdul Majid Daryabadis's English Translation and Exegetical notes on the Holy Qur'an (Doctorate Thesis,Govt college university Lahore,2015-),110.
22 Khan, English Translation, 28.
23 Mohammad Khalifa, The Sublime Qur'ān and Orientalism (London: Longman House, 1983), 54.
24 Sarwar, Translation of the Holy Qur'an, xxiii.
25 Dr. Muhammad Sultan Shah, "A Critical Study," of Rodwell's Translation of the Qur'ān, Pakistan Journal of Islamic Research 12 (2013):63.
26 Daoud Mohammad Nassimi,"A Thematic Comparative Review of Some English Translations Of The Qur'an," (Doctorate Thesis, The University Of Birmingham 2008), 50.
27قدوائی،مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن،17۔
28 E. H. Palmer, The Qur'an (London: Oxford Clarendon Press, 1880).
A. R. Nykl, Notes on Palmer's The Qur'an, Journal of the American Oriental Society 29 56, no.1 (1936):77.
30 Mohar Alīī, The Qur'an and the Orientalists, 341.
31 Muhammad Sultan Shah, "A Critical Study," of E. H. Palmer's Translation of the Qur'an xxxv,no.2 (2012):22.
32 قدوائی،مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن،17۔
33 Nykl, Notes on Palmer's, 77.
34 Richard Bell,The Qur'an: Translated with a Critical Rearrangement of the Surahs (Edinburgh: Tand T Clark, 1937-1939).
35 قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن،19۔
36 Alfred Guillame, "Review on the Koran Interpreted," Muslim World 47, no.1 (1957): 248.
37J. E. Merril, Dr. Bell's Critical Analysis of the Qur'an, Muslim World 37, no.1 (1957):145.
38 Alfred Guillaume, Review on the Koran Interpreted, Muslim World 47, no.1, (1957):248.
39 Mushtaq, "A Critical Study",113 .
40A. J. Arberry, The Koran Interpreted (London: George Allen and Unwin, 1980).
41 Mushtaq, "A Critical Study",113 .
42 قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم، 70۔
43 قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم، 20۔
44 Nassimi, A Thematic Comparative Review, 55.
45Dr. Muhammad Sultan Shah, Arthur John Arberry as an Interpreter of the Holy Qur'an, Majallah-e-Tahqiq 30, no.76(2017):15.
46A.R.Kidwai,A Survey of English Translations of the Qur'an, The Muslim World BookReview7,no.4(1987)Also available at:www.islam101.com/Qur'an/transAnalysis.htm .
47 Shah, Arthur John Arberry as, 16.
48 قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم، 20۔
49 N. J. Dawood, The Koran (London: Penguin Books, 1956).
50 قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم، 20۔

51 قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن،21۔
52 Kidwai, Translating the Untranslatable, 271.
53 Khalifa, The Sublime Qur'an, 54.
54 Dr. Thomas, Cleary, The Qur'an: A New Translation (USA: Starlatch, 2004).
55 Mushtaq, "A Critical Study",115.
56قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن،21۔
57 Alan Jones, The Qur'an Translated into English (UK: Gibb Memorial Trust, 2007).
58 قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن،22۔
59 Jones, The Qur'an, 11-12.
60 Mushtaq, "A Critical Study",116 .
61 Mushtaq, "A Critical Study",116 .
62 قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن،32۔
63 Pickthall, Muhammad Marmaduke Pickthall, The Meaning of the Glorious Qur'an (London: Allen and Unwin, 1930).
64 Nassimi, A Thematic Comparative Review, 53.
65قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن، 35۔
66 Nassimi, A Thematic Comparative Review,54 .
67 Peter Clark, Marmaduke Pickthall British Muslim (London: Quartet Books, 1986), 45.
68 Mushtaq, "A Critical Study",137.
69A. R. Kidwai, Translating, The Untranslatable, A Survey of English Translations of the Qur'an, MuslimWorld Book 7,no.4(1987):67.
70Iqbal Ansari Husain, Corrections of Errors in Pickthall's English Translation of the Glorious Qur'an (Karachi:Published by Author, 1991), 24.
71قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن،35۔
72 Mushtaq, "A Critical Study",137.
73 Muhammad Asad, The Message of the Qur'an (Gibraltar: Dar al-Andalu, 1980).
74 Mushtaq, "A Critical Study",138.
75 Muhammad Sultan Shah, The Message of the Qur'an by Muhammad Asad: "A Critical Study," The Islamic Quarterly54, no.4 (n.d): 321.
76Jullandari, Review on Asad's the Message of the Qur'an, Islamic Quarterly 12, no.3 (1968):179.
77 Mushtaq, "A Critical Study".124.
78 Neal Robinson, Sectarian and Ideological Bias in Muslim Translation of the Qur'an, 267.
79 Kidwai, Translating, The Untranslatable, 171.
80قدوائی ،مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن، 42۔
81Rashid Ahmad Jullandri,"Review on Asad's The Message of the Qur'an", Islamic Quarterly 12, no.3 (1968):179-180. Iska upar Short Reference hai
82 Nassimi, A Thematic Comparative Review, 60.